فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ اِذْ جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۲﴾

الجزء 24

اُس شخص سے زیادہ اپنی ذات کا نقصان کر لینے والا اور کون ہوگا جو اللہ سے جھوٹ منسوب کرتا ہے اور وحی کی صداقت کو، جب وہ اُس تک پہنچ جائے، جھٹلاتا ہے۔ کیا وحی کی اقدار سے انکار کرنے والوں کا ٹھکانا جہنّم نہیں؟ (32)۔

وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿۳۳﴾

جس نے وحی کی صداقت پیش کی اور اسے اپنے عمل سے سچ کر دکھایا تو ایسے ہی لوگ ہیں جن کی زندگی اللہ کے قوانین سے پوری پوری ہم آہنگ ہے (33)۔

لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳۴﴾

ان کو، اُن کے ربّ کے یہاں سے وہ کچھ ملتا ہے جسے وہ چاہتے ہیں۔ حسن کارانہ انداز سے زندگی بسر کرنے والوں کے لیے ایسی ہی جزا ہے (34)۔

لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ عَمِلُوْا وَيَجْزِيَهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۳۵﴾

تا کہ اللہ، اُن کے اعمال کی ناہمواریاں دور کردے اور انہیں اُن حسن وتوازن پیدا کرنے والے کاموں کا اجر عطا فرمائے جو وہ کیا کرتے تھے (35)۔

اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ؕ وَيُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۳۶﴾

کیا اللہ اپنے بندے کے لیے کافی نہیں؟ اے رسول ﷺ! یہ کفّار تیرے نزدیک، دوسرے خود ساختہ خداؤں کے مقابلے میں اللہ کے مقام کو کم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور جو اللہ کی راہ سے بھٹک جائے اسے ہدایت دینے والا کون ہے؟ (36)۔

وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ ؕ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِعَزِيْزٍ ذِي انْتِقَامٍ ﴿۳۷﴾

اور جسے اللہ ہدایت دے دے تو اُسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں۔ کیا اللہ صاحبِ قوّت اور جرم کی سزا دینے والا

نہیں؟ (37)۔

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۭ قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖٓ اَوْ اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ۭ قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ۭ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۝۳۸

اگر اے رسول ﷺ! تُو اِن سے پوچھے کہ اس کائنات کو کس نے پیدا کیا تو جھٹ سے کہہ دیتے ہیں کہ اللہ نے الاعنکبوت۔61۔ تُو ان سے پوچھ کہ کیا تم نے غور نہیں کیا کہ اگر اللہ مجھے ضرر پہنچانا چاہے تو جن کو تم اللہ کو چھوڑ کر پکارتے ہو، وہ اس تکلیف کو دور کر سکتے ہیں یا اگر اللہ مجھے رحمت سے نوازنا چاہے تو کیا وہ اس کی رحمت کو روک سکتے ہیں؟ ان سے کہہ دے کہ اللہ کے بعد، مجھے کسی اور کی ضرورت نہیں۔ بھروسا کرنے والے اُسی کے قوانین پر ہی بھروسا کیا کرتے ہیں (38)۔

قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰي مَكَانَتِكُمْ اِنِّىْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝۳۹

انہیں بتادے کہ اے میرے قوم کے لوگو! تم اپنی جگہ اپنی استطاعت بھر کام کیے جاؤ اور میں اپنے پروگرام پر عمل پیرا رہتا ہوں۔ جلد ہی تم جان لو گے الانعام۔135، ھود۔121-93، (39)۔

مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ۝۴۰

کہ زندگی کی شادابیوں سے محرومیاں کسے ملتی ہیں جن سے وہ ذلیل و رُسوا ہوجائے اور پھر زندگی کی شیرینیوں سے متمتّع ہونے کی صلاحیّت ہی نہ رہے۔ اور کون ہے جس پر دائمی عذاب واجب ہوجاتا ہے الانعام۔135، ھود۔93، (40)۔

اِنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَآ اَنْتَ

اے رسول ﷺ! ہم نے تجھ پر انسانیّت کے لیے، یہ کتاب نازل کی ہے جو قانونِ حفظ و بقا اور عدل و

ع 4 10 1

عَلَيۡهِمۡ بِوَكِيۡلٍ ﴿۴۱﴾

انصاف کے عین مطابق اور زمانے کے تقاضوں کا
ساتھ دینے والی ہے۔ جوراہِ ہدایت پر رہتا ہے تو وہ اپنی
ذات کے لیے ہی کرتا ہے، اور جو سیدھی راہ سے بھٹکتا
ہے تو اس کی گمراہی کا وبال اسی کی ذات پر پڑتا ہے۔
تو اُن کے لیے ذمّہ دار نہیں ہے (41)۔



اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الۡاَنۡفُسَ حِيۡنَ مَوۡتِهَا وَالَّتِىۡ لَمۡ تَمُتۡ فِىۡ
مَنَامِهَا ۚ فَيُمۡسِكُ الَّتِىۡ قَضٰى عَلَيۡهَا الۡمَوۡتَ وَيُرۡسِلُ
الۡاُخۡرٰٓى اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ
يَّتَفَكَّرُوۡنَ ﴿۴۲﴾

اللہ، انسانوں کا موت کے وقت، اور جن کی موت نہ
آئی ہو، ان کا نیند کے دروان، شعور سلب کر لیتا ہے۔
پھر جن کی موت کا فیصلہ کر لیتا ہے، ان کے شعور کو روک
لیتا ہے اور دوسروں کا شعور ایک مقرّ رہ مدّت تک کے
لیے جاری کر دیتا ہے۔ غور وفکر کرنے والوں کے لیے
اس بات میں قوانین مضمر ہیں (42)۔

اَمِ اتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ شُفَعَآءَ ؕ قُلۡ اَوَلَوۡ كَانُوۡا لَا
يَمۡلِكُوۡنَ شَيۡـًٔا وَّلَا يَعۡقِلُوۡنَ ﴿۴۳﴾

کیا انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر، سفارشی اور مددگار بنا لیے
ہیں۔ ان سے، اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! پوچھ کہ خواہ وہ کسی شئے
پر نہ اختیار رکھتے اور نہ ہی عقل وفہم رکھتے ہوں (43)۔



قُلۡ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيۡعًا ؕ لَهٗ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ
ثُمَّ اِلَيۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۴۴﴾

انہیں بتادے کہ ہر جہّت سے مددو معاونت ......
باہمگی۔۔۔ اللہ کی ہی ہے کیوں کہ کل کائنات پر اقتدار
Sovereignty اسی کی ہے۔ تم، آخرالامر، اسی کے
قانونِ مکافات Law of Accountability کی
طرف لوٹ کر جاتے ہو (44)۔

وَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحۡدَهُ اشۡمَاَزَّتۡ قُلُوۡبُ الَّذِيۡنَ لَا
يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَةِ ۚ وَاِذَا ذُكِرَ الَّذِيۡنَ مِنۡ دُوۡنِهٖۤ اِذَا هُمۡ

جب بے مثل ویگانہ Unique اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو
ان لوگوں کے دل جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے، منقبض

يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۴۵﴾

ہوجاتے ہیں بنی اسرائیل۔46، اور جب، اس کے سوا دوسروں کا ذکر کیا جاتا ہے تو یہ خوش ہوجاتے ہیں (45)۔

قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْ مَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۴۶﴾

اے رسول ﷺ! تو کہہ کہ اے اللہ! اے کائنات کو اوّلین بار وجود میں لانے والے؛ حاضر اور ہر اس چیز کا علم رکھنے والے جو ابھی نظروں سے اوجھل ہے اور مشہود ہوکر سامنے نہیں آئی؛ تُو ہی اپنے بندوں کے مابین اُن امور کا فیصلہ فرماتا ہے جن میں یہ اختلاف کیا کرتے ہیں (46)۔

وَلَوْ اَنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَا فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ مِنْ سُوْٓءِ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَبَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ ﴿۴۷﴾

اور اگر اِن قانون شکن اور سرکش لوگوں کے پاس کرّۂ ارض کا سب کچھ ہو اور اتنا ہی اس کے ساتھ اور بھی، اور وہ مرنے پر فوراً ظہور نتائج کے لیے یکبارگی اٹھا کھڑا کیے جانے کے وقت بدترین عذاب کے عوض فدیہ دینا چاہیں تو وہ قبول نہیں کیا جاتا آل عمران۔91۔ بلکہ اللہ کی طرف سے وہ سب کچھ ظاہر کردیا جاتا ہے جس کا وہ گمان بھی نہیں کرتے تھے (47)۔

وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۴۸﴾

اور وہ بد اعمالیاں، جو وہ کیا کرتے تھے ان پر ظاہر ہوجاتی ہیں اور جس عذاب کا مذاق اڑایا کرتے تھے، وہ انہیں گھیرے میں لے لیتا ہے (48)۔

فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ۡ ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ نِعْمَةً مِّنَّا ۙ قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ ؕ بَلْ هِىَ فِتْنَةٌ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۹﴾

جب انسان کو کوئی اذیّت پہنچتی ہے تو ہمیں پکارنے لگتا ہے۔ پھر جب ہم اسے اپنے یہاں سے آسائش عطا کرتے ہیں تو کہتا ہے کہ یہ تو مجھے میرے علم کی بنا پر

حاصل ہوئی ہے۔ اس سے ان کی پرکھ ہوجاتی ہے۔ لیکن اکثر لوگ اس بات کو جانتے نہیں (49)۔

قَدْ قَالَهَا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٥٠﴾

ان سے پہلے کے لوگ بھی اسی طرح کہتے تھے مگر ان کا کیا کرایا ان کے کسی کام نہ آیا اَلَّیل ۔11، اللّھب ۔2 ۔(50)۔

فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ؕ وَالَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ هٰٓؤُلَآءِ سَيُصِيْبُهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ۙ وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿٥١﴾

ان کی پیدا کردہ ناہمواریوں کے نتائج نے انہیں آلیا اور ان میں سے جو حدود اللہ سے تجاوز کرنے اور اپنی ذات کا نقصان کرنے والے ہیں، انہیں بھی ان کی بداعمالیوں کی سزا مل کر رہتی ہے۔ وہ اللہ کے قانونِ مکافات کو شکست نہیں دے سکتے اور نہ بچ کر نکل سکتے ہیں (51)۔

ع 5 11 2 اَوَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ
وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٥٢﴾

کیا انہوں نے اس بات کو سمجھا نہیں کہ اللہ اُسے کشادہ سے رزق دیتا ہے جو زیادہ محنت کر کے وسعت کے ساتھ رزق لینا چاہے اور کم محنت والے کو نپا تُلا الرّعد۔26، بنی اسرائیل۔30، القصص۔82، العنکبوت۔62، الرّوم۔37، سبا۔39-36، الشّورٰی۔12۔ مستقل اقدار پر ایمان رکھنے والوں کے لیے ان امور میں قوانین پوشیدہ ہیں (52)۔

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿٥٣﴾

اے رسول ﷺ! میرے بندوں کو بتادے کہ جو اپنی جانوں پر زیادتی کر بیٹھے ہیں وہ اللہ کی رحمت سے نااُمید نہ ہوں۔ اللہ یقیناً جملہ لغزشوں کے مضر اثرات ونتائج سے حفاظت عطا فرمادیتا ہے۔ وہ حفاظت اور

نشوونما عطا فرمانے والا ہے (53)۔

وَاَنِيْبُوْٓا اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۵۴﴾

تم اپنے ربّ کے قوانین کی طرف رجوع کیا کرو اور قبل اس کے کہ تم پر عذاب آپہنچے اور تمہیں مدد نہ مل سکے، اسی کے قوانین کے سامنے جھکے رہو (54)۔



وَاتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ﴿۵۵﴾

اور جو وحی تمہارے ربّ کی طرف سے تمہاری طرف نازل کی گئی ہے، اس کی متوازن انداز سے اتباع کرتے رہو قبل اس کے کہ عذاب تمہیں دفعتاً آلے اور تمہیں اس بات کا پتا بھی نہ چلے (55)۔

اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَاِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ ﴿۵۶﴾

اُس لمحے کوئی شخص یہ نہ کہے کہ صد حیف اُس کوتاہی پر جو اللہ کے راستے پر چلنے میں، میں نے کی جس کی طرف اس نے مجھے دعوت دی تھی اور میں ذلّت اٹھانے والوں میں ہو گیا (56)۔

اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۵۷﴾

یا یہ کہے کہ اگر اللہ مجھے ہدایت دے دیتا تو میں بھی متقین ...... اللہ کے قوانین واحکام کی اتباع کرنے اور ان کے مطابق زندگی بسر کرنے والوں میں ہوتا (57)۔

اَوْ تَقُوْلَ حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِيْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۸﴾

یا عذاب کو دیکھ کر یہ کہتا کہ کاش! مجھے دوبارہ دنیاوی زندگی کی طرف واپس لوٹ جانا ہوتا تو میں بھی حسن وتوازن پیدا کرنے والے کام کرنے والوں میں ہوتا (58)۔

بَلٰى قَدْ جَآءَتْكَ اٰيٰتِيْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۹﴾

بالکل نہیں۔ تیرے پاس یقیناً میری آیات پہنچیں۔ تُو نے ان کو جھٹلایا اور سرکشی اختیار کی اور ان کا انکار کرنے والوں میں ہو گیا (59)۔

وَيَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِيۡنَ كَذَبُوۡا عَلَى اللّٰهِ وُجُوۡهُهُمۡ
مُّسۡوَدَّةٌ ؕ اَلَيۡسَ فِىۡ جَهَنَّمَ مَثۡوًى لِّلۡمُتَكَبِّرِيۡنَ ﴿۶۰﴾

جن لوگوں نے اللہ کے ساتھ جھوٹ باتیں منسوب کیں، اے رسولؐ! تو اُن کی موت کے بعد فوراً نتائج اعمال کے لیے یکبارگی اٹھائے جانے کے روز دیکھے گا کہ ان کے چہرے سیاہ پڑ جائیں گے۔ کیا سرکشی برتنے والوں کا ٹھکانا جہنّم میں نہیں ہے (60)۔

وَيُنَجِّى اللّٰهُ الَّذِيۡنَ اتَّقَوۡا بِمَفَازَتِهِمۡ ۚ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوۡٓءُ
وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ ﴿۶۱﴾

جنہوں نے اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہ کر زندگی بسر کی ہوتی ہے، اللہ اُن کو، ان کی کامیابی کے باعث تباہیوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ انہیں کوئی تکلیف چھوتی بھی نہیں اور نہ وہ حُزن زدہ ہوتے ہیں (61)۔

اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَىۡءٍ ۚ وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ وَّكِيۡلٌ ﴿۶۲﴾

اللہ ہی ہر شئے کی تخلیق کرنے والا ہے اور ہر شئے کا نگران جس کے قانون پر پورا پورا بھروسا کیا جاسکے (62)۔

لَهٗ مَقَالِيۡدُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ وَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بِاٰيٰتِ
اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الۡخٰسِرُوۡنَ ﴿۶۳﴾ ع

ع 6 11 3

کائنات کے خزانوں کا وہی مالک ہے اور جو لوگ اللہ کی آیات کا انکار کرتے ہیں، وہی نقصان اٹھانے والے ہیں (63)۔

قُلۡ اَفَغَيۡرَ اللّٰهِ تَاۡمُرُوۡٓنِّىۡۤ اَعۡبُدُ اَيُّهَا الۡجٰهِلُوۡنَ ﴿۶۴﴾

اے رسول ﷺ! ان سے پوچھ کہ اے جاہلو! کیا تم مجھے یہ کہتے ہو کہ میں اللہ کو چھوڑ کر کسی اور کے قانون کی اطاعت کروں (64)۔

وَلَقَدۡ اُوۡحِىَ اِلَيۡكَ وَاِلَى الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِكَ ۚ لَئِنۡ
اَشۡرَكۡتَ لَيَحۡبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوۡنَنَّ مِنَ الۡخٰسِرِيۡنَ ﴿۶۵﴾

ہم نے تیری طرف اور تجھ سے پہلے لوگوں کی طرف بھی بذریعہ انبیاء، پیغامِ وحی بھیجا تھا۔ اگر تُو مجھے چھوڑ کر کسی اور کے قانون کی اطاعت کرے گا تو تیرے عمل بھی ضائع ہوجائیں گے اور تُو نقصان اٹھانے والوں میں

سے ہو جائے گا (65)۔

بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝٦٦

بلکہ تُو اپنی قوّتوں کو اللہ کے متعیّن کردہ پروگرام کے لیے ہی مختص رکھ کہ تیری کوششیں بھرپور نتائج کی حامل بن جائیں (66)۔

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝٦٧

اِن لوگوں نے اللہ کے اختیار و اقتدار کا اندازہ، جیسا کرنا چاہیئے تھا، نہیں کیا الحج۔ 74، اور قیامت کے روز، سارے وسائل و ذرائع رزق جن پر انسان قبضہ جمائے ہوئے ہیں، اُس کے قبضہ میں ہوں گے اور اجرامِ فلکی بھی اس کی قوّتوں سے لپٹے ہوئے ہوں گے الانبیا۔ 104۔ یہ لوگ، ایسی قوّتوں اور اقتدار میں اپنے خود ساختہ خداؤں کو بھی شریک کرتے ہیں۔ اللہ، ان کے ان تصوّرات سے بلند و ماوراہے (67)۔

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ۝٦٨

اور صُور پھونکا جاتا ہے۔ سو، کائنات کی ہر چیز ہوش کھو کر گر جاتی ہے ماسوائے اس کے جو اللہ کی مشیّت کی رُو سے گھبراہٹ سے دوچار نہ ہو النّمل۔ 87۔ پھر دوسری بار صُور پھونکا جاتا ہے تو یک لخت اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں اور دیکھتے کے دیکھتے رہ جاتے ہیں (68)۔

وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِايْٓءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝٦٩

اور زمین، اپنے ربّ کے نور سے جگ مگا اُٹھتی ہے اور نامۂ اعمال سامنے رکھ دیا جاتا ہے الکہف۔ 49 اور انبیاء اور شہادت دینے والے حاضر کیے جاتے ہیں اور لوگوں کے مابین عدل و انصاف کے مطابق فیصلہ کر دیا

جاتا ہے اور انصاف اور ان کے حقوق میں ذرا بھی کمی بیشی نہیں کی جاتی ہے (69)۔

وَوُفِّيَتۡ كُلُّ نَفۡسٍ مَّا عَمِلَتۡ وَهُوَ اَعۡلَمُ بِمَا يَفۡعَلُوۡنَ ۝٧٠ ع 7 7 4

اور ہر شخص نے جو جو عمل کیا ہوتا ہے، اسے اس کا پورا پورا بدل دے دیا جاتا ہے۔ اور وہ اچھی طرح جانتا ہے جو کچھ یہ کرتے رہتے ہیں (70)۔

وَسِيۡقَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا ؕ حَتّٰۤى اِذَا
جَآءُوۡهَا فُتِحَتۡ اَبۡوَابُهَا وَقَالَ لَهُمۡ خَزَنَتُهَاۤ اَلَمۡ يَاۡتِكُمۡ
رُسُلٌ مِّنۡكُمۡ يَتۡلُوۡنَ عَلَيۡكُمۡ اٰيٰتِ رَبِّكُمۡ وَيُنۡذِرُوۡنَكُمۡ
لِقَآءَ يَوۡمِكُمۡ هٰذَا ؕ قَالُوۡا بَلٰى وَلٰكِنۡ حَقَّتۡ كَلِمَةُ
الۡعَذَابِ عَلَى الۡكٰفِرِيۡنَ ۝٧١

اور کفّار کو چھوٹی چھوٹی ٹولیوں میں جہنّم کی طرف ہانک کر لے جایا جاتا ہے۔ جب وہ اس کے پاس پہنچتے ہیں تو اس کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنّم کے محافظ انہیں مخاطب ہو کر کہتے ہیں کہ کیا تمہارے پاس تمہی میں سے، رسولؑ نہیں آئے تھے جو تمہارے سامنے تمہارے ربّ کی آیات پیش کرتے تھے اور تمہیں اِس دن کا سامنا کرنے سے متنبّہ کرتے تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہاں آئے تو تھے، لیکن کفّار پر حکمِ عذاب حقیقت بن کر رہا (71)۔

قِيۡلَ ادۡخُلُوۡۤا اَبۡوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا ۚ فَبِئۡسَ
مَثۡوَى الۡمُتَكَبِّرِيۡنَ ۝٧٢

ان سے کہا جاتا ہے کہ جہنّم کے طبقات میں داخل ہو جاؤ۔ تم اس میں ہمیشہ رہو گے۔ سو، سرکشوں کا یہ کیسا برا ٹھکانا ہے (72)۔

وَسِيۡقَ الَّذِيۡنَ اتَّقَوۡا رَبَّهُمۡ اِلَى الۡجَـنَّةِ زُمَرًا ؕ حَتّٰۤى اِذَا
جَآءُوۡهَا وَفُتِحَتۡ اَبۡوَابُهَا وَقَالَ لَهُمۡ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ
عَلَيۡكُمۡ طِبۡتُمۡ فَادۡخُلُوۡهَا خٰلِدِيۡنَ ۝٧٣

اور اپنے ربّ کے قوانین سے ہم آہنگ رہ کر زندگی بسر کرنے والوں کو جنّت کی طرف گروہ در گروہ لے جایا جاتا ہے۔ جب وہ جنّت کے پاس پہنچتے ہیں اور اس کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اس کے محافظ

ان سے کہتے ہیں سَلامٌ عَلَیکُم تم خوش بخت ہو۔ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اس میں داخل ہو جاؤ (73)۔

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَیْثُ نَشَآءُ ۚ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ ﴿۷۴﴾

وہ اہلِ جنّت کہتے ہیں سزاوارِ تحسین وستائش ہے اللہ جس نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا اور جہاں ہم چاہیں، ہمیں جنّت کی سرزمین کو سازگار بنا کے اُس کا وارث بنا دیا۔ سو، عمل کرنے والوں کا یہ کتنا عمدہ اجر ہے (74)۔

ع 8 5 5

وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّیْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۚ وَقُضِیَ بَیْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِیْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۷۵﴾

تم دیکھو گے کہ ملائکہ --- عالمِ امر کی قوّتیں --- کائنات کے کنٹرول کے مرکز Throne of power کا احاطہ کیے ہوئے ہوتی ہیں، اپنے ربّ کی صفتِ ربوبیّت کو وجہ حمد وستائش بنانے کے لیے ہمہ وقت سرگرمِ عمل۔ لوگوں کے درمیان حق وعدل کے ساتھ فیصلہ کر دیا جاتا ہے اور اعلان کیا جاتا ہے کہ ستائش و تحسین صرف اللہ کے لیے ہی ہے جو تمام اقوامِ عالم کی ربوبیّت کا ضامن ہے (75)۔

(۴۰) سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ

اٰیَاتُهَا ۸۵ — رُکُوْعَاتُهَا ۹

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حٰمٓ ﴿۱﴾

حمید، مجید، تعریف اور ستائش کے مالک اور سامانِ ربوبیّت کو نہایت کثرت اور فراوانی سے دینے والے کا ارشاد ہے (1)۔

تَنْزِیْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ﴿۲﴾

کہ یہ کتاب، غلبہ واقتدار کے مالک اور کامل علم رکھنے

والے اللہ کی طرف سے نازل کی گئی ہے (2)۔

غَافِرِ الذَّنْۢبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ۙ ذِي الطَّوْلِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿۳﴾

وہ اصلاح کے بعد، لغزش کے مُضر اثرات کو مٹانے والا، توبہ قبول فرمانے والا، جرم کی سخت سزا دینے والا، صاحبِ قوّت ہے۔ اس کے سوا اور کوئی الٰہ نہیں ہے جس کے قانون کی اطاعت کی جائے جس کی عظمتوں کے سامنے انسانی عقل وادراک متحیّر رہ جاتے ہیں۔ آخری منزل، منتہاءِ سفر اسی کے قانونِ مکافات کی طرف ہے (3)۔

مَا يُجَادِلُ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ اِلَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَلَا يَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ ﴿۴﴾

اللہ کی آیات میں جھگڑے اور تنازعات، صرف وہی نکالتے رہتے ہیں جو ان آیات کے منکر ہیں۔ اے رسول ﷺ! ان کا شہروں میں کرّ وفر سے رہنا بسنا، آنا جانا تجھے دھوکے میں نہ ڈال دے کہ شاید یہی صحیح رَوِشِ زندگی اور کامرانی کی راہ ہے (4)۔

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّالْاَحْزَابُ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۠ وَهَمَّتْ كُلُّ اُمَّةٍۢ بِرَسُوْلِهِمْ لِيَاْخُذُوْهُ وَجٰدَلُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ فَاَخَذْتُهُمْ ۣ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ﴿۵﴾

ان سے پہلے قومِ نوحؑ نے اللہ کے قوانین کو جھٹلایا تھا اور ان کے بعد دین کی مخالف جماعتوں نے۔ اور ہر اُمّت نے اپنے رسولؑ کی گرفت کرنے کا قصد کیا اور وہ اس سے باطل پر رہتے ہوئے جھگڑتے رہتے تھے تاکہ اُسے حق کی راہ سے ہٹا دیں۔ لہٰذا، میرے قانونِ مکافات نے ان کو پکڑ لیا۔ سو، میری سزا کیسی تھی (5)۔

وَكَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّهُمْ

اور یوں، تیرے ربّ کا قانونِ مکافات، کفّار پر حقیقتِ

اَصۡحٰبُ النَّارِ ؔ۶ وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ثابتہ بن کر سامنے آ گیا کہ وہ اہلِ جہنّم ہیں (6)۔

وقف لازم اَلَّذِیۡنَ یَحۡمِلُوۡنَ الۡعَرۡشَ وَمَنۡ حَوۡلَہٗ یُسَبِّحُوۡنَ بِحَمۡدِ
رَبِّہِمۡ وَیُؤۡمِنُوۡنَ بِہٖ وَیَسۡتَغۡفِرُوۡنَ لِلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا ۚ رَبَّنَا
وَسِعۡتَ کُلَّ شَیۡءٍ رَّحۡمَۃً وَّعِلۡمًا فَاغۡفِرۡ لِلَّذِیۡنَ تَابُوۡا
وَاتَّبَعُوۡا سَبِیۡلَکَ وَقِہِمۡ عَذَابَ الۡجَحِیۡمِ ؔ۷

عالمِ امر وخلق کی جن قوّتوں الزّمر۔75, نے اقتدارِ اعلیٰ اور قوّتِ تصرّف کو بروئے کار لانے کی ذمّہ داری اپنے اوپر لی ہوئی ہے، وہ اپنے ربّ کی صفتِ ربوبیّت کو وجہِ تحسین وستائش بنانے کے لیے ہمہ وقت سرگرمِ عمل رہتی ہیں اور اس کے قوانین پر ایمان بھی رکھتی ہیں اور اہلِ ایمان کے لیے حفاظت بھی طلب کرتی رہتی ہیں الشّوریٰ۔5 اور دعا گو رہتی ہیں کہ اے ہمارے ربّ! تیری ربوبیّت، رحمت اور تیرا علم ہر شئے کو محیط ہے۔ تُو اُن کو جو غلط رَوِش کو چھوڑ کر تیرے راستے پر چلیں، جہنّم کے عذاب سے محفوظ رکھ (7)۔

رَبَّنَا وَاَدۡخِلۡہُمۡ جَنّٰتِ عَدۡنِ ۣالَّتِیۡ وَعَدۡتَّہُمۡ وَمَنۡ
صَلَحَ مِنۡ اٰبَآئِہِمۡ وَاَزۡوَاجِہِمۡ وَذُرِّیّٰتِہِمۡ ؕ اِنَّکَ اَنۡتَ
الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ۙؔ۸

اے ہمارے ربّ! انہیں راحت وآرام والے باغات میں داخل فرما جن کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے اور ان کے والدین، ان کی بیویوں اور اُن کی اولاد میں سے جنہوں نے صلاحیّت پرور کام کیے، انہیں بھی داخل فرما۔ بیشک، حکمت پر مبنی غلبہ واقتدار تیرے ہی قانون کو حاصل ہے (8)۔

وَقِہِمُ السَّیِّاٰتِ ؕ وَمَنۡ تَقِ السَّیِّاٰتِ یَوۡمَئِذٍ فَقَدۡ
رَحِمۡتَہٗ ؕ وَذٰلِکَ ہُوَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِیۡمُ ؔ۹ ع 1 9 6

انہیں، ہلاکتوں سے بچالے۔ اور جس کو تو، اُس دن ہلاکت سے بچالے تو گویا تُو نے اس پر رحمت فرمائی۔ اور یہی بہت بڑی کامیابی Achievement

ہے (9)۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنَادَوْنَ لَمَقْتُ اللّٰهِ اَكْبَرُ مِنْ مَّقْتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ اِذْ تُدْعَوْنَ اِلَى الْاِيْمَانِ فَتَكْفُرُوْنَ ۝١٠

جنہوں نے اقدارِ دین کو تسلیم کرنے سے انکار کیا، انہیں پکار کر کہا جاتا ہے کہ جب تمہیں ایمان کی طرف بلایا جاتا تھا اور تم انکار کر دیا کرتے تھے، آج اللہ کو تم سے کہیں زیادہ نفرت اور بے زاری ہے جتنی تمہیں اپنے آپ سے ہے (10)۔

قَالُوْا رَبَّنَآ اَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَاَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوْبِنَا فَهَلْ اِلٰى خُرُوْجٍ مِّنْ سَبِيْلٍ ۝١١

وہ کہتے ہیں اے ہمارے ربّ! تو نے ہمیں دو مرتبہ زندگی عطا کی اور دو مرتبہ موت دی البقرہ۔28۔ ہم اپنے جرائم کا اعتراف کرتے ہیں۔ کیا یہاں سے نکلنے کی بھی کوئی صورت ہے؟ (11)

ذٰلِكُمْ بِاَنَّهٗٓ اِذَا دُعِيَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ كَفَرْتُمْ ۚ وَاِنْ يُّشْرَكْ بِهٖ تُؤْمِنُوْا ۭ فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيْرِ ۝١٢

جواب ملتا ہے کہ تمہارے یہاں پہنچنے کی وجہ یہ ہے کہ جب تمہیں اللہ وحدہٗ کی طرف بلایا جاتا تھا تو ادھر آنے سے انکار کر دیتے اور اگر اُس کے ساتھ دوسرے شریک بنا دیئے جاتے تو تم مان جاتے اَلزُّمر۔45۔ حقِ حکومت، Sovereignty تو اللہ ہی کی ہے جو عظمت واقتدارِ اعلیٰ کا مالک ہے (12)۔

هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ وَيُنَزِّلُ لَكُمْ مِّنَ السَّمَاۗءِ رِزْقًا ۭ وَمَا يَتَذَكَّرُ اِلَّا مَنْ يُّنِيْبُ ۝١٣

وہی ہے جو تمہیں اپنے قوانین کی علامات Symbols دکھاتا چلا جاتا ہے اور تمہارے لیے بلندیوں سے بارش برساتا ہے الجاثیہ۔5۔ ان امور پر صرف وہی غور وفکر کرتے ہیں جو اللہ کے قوانین سے

راہنمائی لیتے ہیں (13)۔

فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱۴﴾

تو، خواہ کفّار کو ناگوار گزرے، تم اللہ کو، خالص اسی کی فرماں پذیری کرتے ہوئے، پکارتے رہو (14)۔

رَفِيْعُ الدَّرَجٰتِ ذُو الْعَرْشِ ۚ يُلْقِى الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ ﴿۱۵﴾

وہ بلند مرتبوں والا، نظامِ کائنات کے مرکزی کنٹرول--- اقتدارِ اعلیٰ کا مالک ہے۔ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے اپنے امر سے وحی عطا فرماتا ہے☆ تاکہ وہ یومِ مکافاتِ عمل کا سامنا کرنے سے متنبّہ کر سکے النّحل۔2 (15)۔

يَوْمَ هُمْ بٰرِزُوْنَ ۚ لَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْهُمْ شَىْءٌ ؕ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ؕ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿۱۶﴾

جس دن، انکے مخفی نتائجِ اعمال نمایاں ہوکر سامنے آجاتے ہیں، ان کی کوئی بات اللہ سے پوشیدہ نہیں ہوتی۔ سوال ہوتا ہے کہ پہلے، دنیا میں تو تم اس کے منکر ہوجاتے تھے لیکن آج بتاؤ کہ کامل اختیار واقتدار کس کا ہے؟ اقرار کرتے ہیں کہ اللہ کا جو واحد، یگانہ Unique ہے، جس کا قانون سب پر غالب ہے (16)۔

اَلْيَوْمَ تُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ ؕ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۷﴾

آج ہر نفس کو اس کے کیے کا بدلہ دیا جاتا ہے۔ آج کسی کی حق تلفی نہیں کی جاتی۔ یقیناً اللہ، اعمال کا نتیجہ جلد ہی...... اعمال کے سرزد ہونے کے ساتھ ہی، مرتّب کرنا شروع کر دیتا ہے البقرہ۔ 202، آل عمران۔ 199، الرّعد۔41 (17)۔

☆ $\frac{40}{15}$ سلسلۂ نزولِ وحی محمّدؐ نبی آخرالزّماں پر ختم کر کے نبوّت کا باب ہمیشہ کے لیے بند کر دیا گیا۔

وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ
كٰظِمِيْنَ ۬ؕ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ ؕ﴿۱۸﴾

اے رسول ﷺ! تُو انہیں اس قریب آنے والے دن سے متنبّہ کردے جس دن سخت مضطرب ہوکر دل اُچھل کر حلق تک آرہے ہوتے ہیں۔ ظالموں کا نہ کوئی غم خوار رفیق ہوتا ہے اور نہ سفارشی جس کی سفارش مانی جا سکے (18)۔

يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِى الصُّدُوْرُ ﴿۱۹﴾

وہ نظروں کی خیانت کو اور جو کچھ تم سینوں میں چھپاتے ہو، اسے بھی جانتا ہے (19)۔

ع 2 11 7 وَاللّٰهُ يَقْضِىْ بِالْحَقِّ ؕ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا
يَقْضُوْنَ بِشَىْءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿۲۰﴾ع

اور اللہ ہر بات کو واضح کر کے اس کا فیصلہ حق یعنی عدل وانصاف کے ساتھ کر دیتا ہے کہ وہ قانون بنانے اور نافذ کرنے والی اتھارٹی ہے۔ اور جن کو یہ، اللہ کو چھوڑ کر، پکارتے ہیں کسی امر کا فیصلہ نہیں کر سکتے کہ وہ خود قانونِ مکافاتِ عمل کے تابع ہیں۔ اللہ یقیناً ہر بات کو سننے والا اور ہر معاملہ کی بصیرت Insight رکھنے والا ہے (20)۔

اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
الَّذِيْنَ كَانُوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْا هُمْ اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً
وَّاٰثَارًا فِى الْاَرْضِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ وَمَا كَانَ
لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ﴿۲۱﴾

کیا وہ زمین میں چلتے پھرتے نہیں کہ دیکھتے کہ ان سے پہلے لوگوں کا انجام کیا ہوا۔ وہ مملکت میں ان سے شان وشوکت کے آثار اور قوّت میں ان سے کہیں بڑھ کر تھے۔ لیکن اللہ کے قانونِ مکافات نے انہیں، ان کے جرائم کے باعث پکڑ لیا۔ اور ان کو اللہ سے بچانے والا کوئی نہ تھا (21)۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَكَفَرُوْا فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿٢٢﴾

یہ اس لئے ہوا کہ ان کے رسولؑ، ان کے پاس واضح دلائل لے کر آتے تھے مگر انہوں نے تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ لہٰذا، اللہ کے قانونِ مکافات نے اُن کی گرفت کر لی۔ وہ یقیناً صاحبِ قوّت اور سخت سزا دینے والا ہے (22)۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴿٢٣﴾

اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو اپنی آیات اور روشن دلائل دے کر بھیجا (23)۔

اِلٰى فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَقَارُوْنَ فَقَالُوْا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ﴿٢٤﴾

فرعون، ہامان اور قارون کی طرف۔ لیکن وہ کہنے لگے کہ یہ تو کوئی جادوگر اور نہایت جھوٹا شخص ہے (24)۔

فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا اقْتُلُوْٓا اَبْنَآءَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ وَاسْتَحْيُوْا نِسَآءَهُمْ ؕ وَمَا كَيْدُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿٢٥﴾

جب وہ ہماری طرف سے وحی لے کر ان کے پاس آیا تو انہوں نے فیصلہ کیا کہ جو لوگ موسیٰ کے ساتھ ایمان لائے ہیں، ان کے بیٹوں کو قتل کر ڈالو اور ان کی عورتوں کو زندہ رہنے دو البقرہ۔49، الاعراف۔127-141، ابراہیم۔6، القصص۔4-9۔ اور کفّار کی ہر تدبیر بے نتیجہ رہ جاتی ہے (25)۔

وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِيْٓ اَقْتُلْ مُوْسٰى وَلْيَدْعُ رَبَّهٗ ۚ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّبَدِّلَ دِيْنَكُمْ اَوْ اَنْ يُّظْهِرَ فِي الْاَرْضِ الْفَسَادَ ﴿٢٦﴾

فرعون نے کہا کہ مجھے روکو نہیں، مجھے چھوڑ دو کہ میں موسیٰ کو قتل کر ڈالوں اور وہ اپنے ربّ کو بلا لے۔ مجھے تو ڈر ہے کہ وہ کہیں تمہارا دین نہ بدل ڈالے یا ملک میں فساد نہ پھیلا دے (26)۔

وَقَالَ مُوْسٰٓى اِنِّيْ عُذْتُ بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ مِّنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ

موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ میں اپنے اور تمہارے ربّ کی

ع 3 7 8

لَّا يُؤۡمِنُ بِيَوۡمِ الۡحِسَابِ ﴿۲۷﴾

پناہ طلب کرتا ہوں ہر اُس متکبّر کے استبداد سے جو یومِ حساب پر ایمان نہیں رکھتا (27)۔

وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤۡمِنٌ ۖۗ مِّنۡ اٰلِ فِرۡعَوۡنَ يَكۡتُمُ اِيۡمَانَهٗۤ اَتَقۡتُلُوۡنَ رَجُلًا اَنۡ يَّقُوۡلَ رَبِّىَ اللّٰهُ وَقَدۡ جَآءَكُمۡ بِالۡبَيِّنٰتِ مِنۡ رَّبِّكُمۡ ‌ؕ وَاِنۡ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيۡهِ كَذِبُهٗ ۚ وَاِنۡ يَّكُ صَادِقًا يُّصِبۡكُمۡ بَعۡضُ الَّذِىۡ يَعِدُكُمۡ ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهۡدِىۡ مَنۡ هُوَ مُسۡرِفٌ كَذَّابٌ ﴿۲۸﴾

ایک مردِ مومن نے، جو آلِ فرعون سے تھا اور اپنے ایمان کو مخفی رکھے ہوئے تھا، کہا کہ تم ایک آدمی کو صرف اِس لئے قتل کرنا چاہتے ہو جو یہ کہتا ہے کہ میرا نشو ونما دینے والا اللہ ہے اور وہ تمہارے ربّ کی طرف سے تمہارے پاس واضح دلائل لے کر آیا ہے۔ اگر وہ جھوٹا ہے تو اس کا جھوٹ اس کی ذات پر پڑے گا۔ اور اگر وہ سچّا ہے تو جس عذاب سے اس نے تمہیں ڈرایا ہے، وہ تمہیں پہنچ کر رہے گا۔ اللہ کی طرف سے یقیناً کسی جھوٹے اور زمین میں فساد ڈالنے والے کو ہدایت نہیں ملا کرتی (28)۔

يٰقَوۡمِ لَـكُمُ الۡمُلۡكُ الۡيَوۡمَ ظٰهِرِيۡنَ فِى الۡاَرۡضِ فَمَنۡ يَّنۡصُرُنَا مِنۡۢ بَاۡسِ اللّٰهِ اِنۡ جَآءَنَا ‌ؕ قَالَ فِرۡعَوۡنُ مَاۤ اُرِيۡكُمۡ اِلَّا مَاۤ اَرٰى وَمَاۤ اَهۡدِيۡكُمۡ اِلَّا سَبِيۡلَ الرَّشَادِ ﴿۲۹﴾

اے میری قوم کے لوگو! آج تمہاری حکومت ہے اور ملک میں تم ہی غالب ہو لیکن ہمیں اللہ کے عذاب سے، جب وہ ہمیں آلے گا، کون بچائے گا۔ فرعون نے جواب میں کہا کہ میں تمہیں وہی بات کہتا ہوں جو میں سچ سمجھتا ہوں۔ میں تو تمہاری صرف سیدھے راستے کی طرف راہنمائی کر رہا ہوں (29)۔

وَقَالَ الَّذِىۡۤ اٰمَنَ يٰقَوۡمِ اِنِّىۡۤ اَخَافُ عَلَيۡكُمۡ مِّثۡلَ يَوۡمِ الۡاَحۡزَابِ ۙ ﴿۳۰﴾

اور صاحبِ ایمان شخص نے کہا کہ اے میری قوم کے لوگو! میں تمہارے لیے بھی دین کی مخالف جماعتوں

جیسی عقوبت اور سزا سے ڈرتا ہوں (30)۔

مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ وَالَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؕ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ۝٣١

جیسا حال، قومِ نوح، عاد، ثمود اور اُن کے بعد آنے والے لوگوں کا ہوا۔ اللہ تو بندوں پر ظلم کرنا نہیں چاہتا (31)۔

وَيٰقَوْمِ اِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ۝٣٢

اور اے میری قوم کے لوگو! میں تمہارے بارے میں اُس دن سے ڈرتا ہوں جب تم ایک دوسرے کو مدد کے لیے پکارو (32)۔

يَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِيْنَ ۚ مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝٣٣

جس دن تم پیٹھ پھیر کر بھاگو گے۔ تمہیں اللہ سے بچانے والا کوئی نہ ہوگا۔ اور جو اللہ کے راستے سے بھٹک جائے اسے ہدایت دینے والا کون ہے؟ (33)

وَلَقَدْ جَآءَكُمْ يُوْسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا زِلْتُمْ فِیْ شَكٍّ مِّمَّا جَآءَكُمْ بِهٖ ؕ حَتّٰۤى اِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا ؕ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابُ ۝٣٤

اس سے پیشتر، تمہارے پاس یوسف علیہ السلام واضح اور روشن دلائلِ وحی لے کر آیا۔ تو جو کچھ وہ لے کر آیا، تم اسکے متعلّق شک میں ہی پڑے رہے۔ جب وہ وفات پا گیا تو تم کہنے لگ گئے کہ اس کے بعد اللہ کوئی رسول نہیں بھیجے گا جو تمہیں روکے ٹوکے۔ یوں شک کرنے والا اور حدود شکن شخص اللہ کے راستے سے بھٹک جاتا ہے (34)۔

اِلَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِیْۤ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ؕ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ۝٣٥

ایسے لوگ، بغیر کسی سند کے جو ان کے پاس آئی ہی نہ ہو، اللہ کی آیات میں جھگڑے اور تنازعات نکالتے رہتے ہیں المومن۔56۔ یہ بات اللہ اور صاحبِ ایمان لوگوں کے نزدیک سخت ناپسندیدہ ہے۔ یوں، ہر

متکبّر اور مستبد کے دل پر اللہ کے قانونِ مکافات کی طرف سے مہر لگ جایا کرتی ہے یعنی وہ سمجھنے اور صحیح نتیجہ اخذ کرنے کی صلاحیّت سے محروم ہو جاتا ہے (35)۔

وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰهَامٰنُ ابْنِ لِيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ ۙ﴿۳۶﴾

فرعون نے کہا کہ اے ہامان! میرے لیے ایک اونچا محل بنا تا کہ میں اس پر چڑھ کر ان راستوں تک پہنچوں (36)۔

اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ
كَاذِبًا ۭ وَكَذٰلِكَ زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوْۗءُ عَمَلِهٖ وَصُدَّ عَنِ
السَّبِيْلِ ۭ وَمَا كَيْدُ فِرْعَوْنَ اِلَّا فِيْ تَبَابٍ ﴿۳۷﴾ ع 4 10 9

بلند راستوں تک، پھر میں موسیٰ کے الٰہ کو جھانک کر دیکھوں۔ حال آں کہ میں اسے یقیناً، جھوٹا ہی سمجھتا ہوں۔ یوں، فرعون کو اس کا ہر برا کام اچھا ہی نظر آتا تھا اور وہ اسے صحیح راستے سے روک دیتا تھا۔ اور فرعون کی ہر تدبیر صرف تباہی کا پیش خیمہ تھی (37)۔

وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ اَهْدِكُمْ سَبِيْلَ الرَّشَادِ ﴿۳۸﴾

وہ شخص جو دین کی اقدار پر ایمان لائے ہوئے تھا کہنے لگا کہ اے میری قوم کے لوگو! تم میرے نقشِ قدم پر چلتے جاؤ۔ میں سیدھے راستے کی طرف تمہاری راہنمائی کروں گا (38)۔

يٰقَوْمِ اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ ۡ وَّاِنَّ الْاٰخِرَةَ هِىَ دَارُ الْقَرَارِ ﴿۳۹﴾

اے میری قوم کے لوگو! یہ دنیاوی زندگی تو صرف تھوڑے عرصے تک لطف اندوزی کے لیے ہے اور یہ باقی رہنے والی نہیں۔ یقیناً اُخروی زندگی ہمیشہ رہنے والا مقام ہے (39)۔

مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰۗىِٕكَ يَدْخُلُوْنَ

جو کوئی بُرا کام کرتا ہے، اُسے اس کے برابر ہی سزا دی جاتی ہے الانعام۔161، الشُّوریٰ۔40۔ اور جو صلاحیّت

الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝۴۰

پرور کام کرتا ہے خواہ وہ مرد ہو یا عورت، بشرطیکہ وہ صاحبِ ایمان ہو، تو ایسے ہی لوگ جنّت میں داخل ہوتے ہیں۔ وہاں، اُنہیں بے حساب رزق دیا جاتا ہے النِساء۔124، (40)۔



النصف

وَيٰقَوْمِ مَا لِيْٓ اَدْعُوْكُمْ اِلَى النَّجٰوةِ وَتَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَى النَّارِ ۝۴۱

اے میری قوم کے لوگو! تمہارا رَوِیہّ میرے ساتھ کیسا ہے کہ میں تمہیں نجات کی طرف دعوت دیتا ہوں اور تم مجھے جہنّم کی طرف بلاتے ہو (41)۔

تَدْعُوْنَنِيْ لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَاُشْرِكَ بِهٖ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ۡ وَّاَنَا اَدْعُوْكُمْ اِلَى الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ ۝۴۲

تم مجھے یہ کہتے ہو کہ میں اللہ کی ہستی کا انکار کردوں اور میں اس کے ساتھ ایسی ہستی کو اس کا ہمسر قرار دوں جس کا مجھے کوئی علم ہی نہیں۔ اس کے برعکس، میں تمہیں ایسی ہستی کی طرف بلاتا ہوں جس کے قانون کو غلبہ و اقتدار حاصل ہے اور تخریبی قوّتوں سے تمہیں اپنے قانون کی حفاظت بھی عطا کرنے والی ہے (42)۔

لَا جَرَمَ اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ لَيْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ مَرَدَّنَآ اِلَى اللّٰهِ وَاَنَّ الْمُسْرِفِيْنَ هُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ۝۴۳

یہ بات بالکل واضح ہے کہ جس کی طرف تم مجھے بلاتے ہو، اس کے شایانِ شان ہی نہیں کہ اُسے، اس دنیا اور آخرت میں مدد کے لیے پکارا جائے اور ہمیں یقیناً اللہ کے قانونِ مکافات ہی کی طرف لوٹنا ہے اور قانون کی حدود سے تجاوز کرنے والے ہی جہنّمی ہیں (43)۔

فَسَتَذْكُرُوْنَ مَآ اَقُوْلُ لَكُمْ ۭ وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۝۴۴

جو کچھ میں تمہیں کہہ رہا ہوں تم عنقریب اسے یاد کروگے۔ میں اپنے معاملے کا فیصلہ اللہ پر چھوڑتا

	ہوں۔ اللہ بے شک، بندوں کے حالات کی بصیرت Insight رکھنے والا ہے (44)۔
فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوۡا وَحَاقَ بِاٰلِ فِرۡعَوۡنَ سُوۡٓءُ الۡعَذَابِ ۚ﴿۴۵﴾	اللہ نے اُسے ان اذیتوں سے محفوظ رکھا جن کے لیے وہ لوگ تدبیریں کرتے تھے اور بدترین عذاب نے آلِ فرعون کو گھیر لیا الاعراف ۔133 (45)۔
اَلنَّارُ يُعۡرَضُوۡنَ عَلَيۡهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا ۚ وَيَوۡمَ تَقُوۡمُ السَّاعَةُ ۚ اَدۡخِلُوۡٓا اٰلَ فِرۡعَوۡنَ اَشَدَّ الۡعَذَابِ ﴿۴۶﴾	قانونِ مکافات کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے جس کا، دنیاوی زندگی میں، وہ صبح وشام سامنا کرتے ہیں؛ اور جس روز مرنے پر فوراً یکبارگی ظہورِ نتائج کی گھڑی آ گئی، حکم ہوا کہ آلِ فرعون کو سخت ترین عذاب میں جھونک دو (46)۔
وَاِذۡ يَتَحَآجُّوۡنَ فِى النَّارِ فَيَقُوۡلُ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيۡنَ اسۡتَكۡبَرُوۡۤا اِنَّا كُنَّا لَـكُمۡ تَبَعًا فَهَلۡ اَنۡتُمۡ مُّغۡنُوۡنَ عَنَّا نَصِيۡبًا مِّنَ النَّارِ ﴿۴۷﴾	اور جب وہ جہنّم کی آگ میں آپس میں جھگڑ رہے ہوتے ہیں تو کمزور لوگ، طاقتور لوگوں سے کہتے ہیں ہم تو تمہارے پیروکار Followers تھے۔ تو کیا تم ہم سے آگ کا کچھ حصّہ دور کر سکتے ہو؟ ابراہیم ۔21 (47)۔
قَالَ الَّذِيۡنَ اسۡتَكۡبَرُوۡۤا اِنَّا كُلٌّ فِيۡهَاۤ ۙ اِنَّ اللّٰهَ قَدۡ حَكَمَ بَيۡنَ الۡعِبَادِ ﴿۴۸﴾	وہ طاقتور لوگ جواب میں کہتے ہیں کہ ہم سب ہی اس نارِ جہنّم کے اندر ہیں۔ اللہ نے، بندوں کے مابین فیصلہ ہی فرما دیا ہوا ہے (48)۔
وَقَالَ الَّذِيۡنَ فِى النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادۡعُوۡا رَبَّكُمۡ يُخَفِّفۡ عَنَّا يَوۡمًا مِّنَ الۡعَذَابِ ﴿۴۹﴾	اور دوزخی، جہنّم کے محافظوں سے کہتے ہیں اپنے ربّ سے التجا کرو کہ کچھ عرصے کے لیے ہی ہمارے عذاب میں تخفیف فرما دے (49)۔

ع 5 13 10 قَالُوْٓا اَوَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ؕ قَالُوْا بَلٰى ؕ
قَالُوْا فَادْعُوْا ۚ وَمَا دُعٰٓؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿۵۰﴾ؑ

وہ جواب میں کہتے ہیں کہ کیا تمہارے پاس، تمہارے رسولؑ وحی کے واضح دلائل لے کر نہیں آئے تھے؟ وہ کہتے ہیں کہ ہاں آئے تو تھے۔ محافظ کہتے ہیں پھر تم خود ہی دعا کرو۔ کافروں کی دعا بے سود ہی ہوتی ہے (50)۔

اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ﴿۵۱﴾ۙ

ہم یقیناً اپنے رسولوںؑ اور مومنین کی اس دنیاوی زندگی میں مدد کرتے ہیں اور اُس دور میں بھی مدد کریں گے جب گواہ، گواہی دینے کے لیے کھڑے ہوں گے (51)۔

يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظّٰلِمِيْنَ مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿۵۲﴾

اُس دور میں قانون شکن اور سرکش لوگوں کی معذرت انہیں کوئی فائدہ نہ دے گی اور اُن کا مقدّر، بدترین جائے قیام اور قانونِ مکافات عمل کی رو سے لعنت...... زندگی کی شادابیوں سے محرومی ہوگی (52)۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْهُدٰى وَاَوْرَثْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ ﴿۵۳﴾ۙ

ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو وحی کی ہدایت عطا کی اور بنی اسرائیل کو کتاب کا وارث بنایا (53)۔

هُدًى وَّذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۵۴﴾

جو سراپا روشنی اور صاحبانِ عقل و بصیرت کے لیے سر چشمۂ عبرت و موعظت ہے (54)۔

فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ﴿۵۵﴾

سو، اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! تو اپنے نصب العین کے حصول کی خاطر ثابت قدمی سے، مسلسل سرگرمِ عمل رہ۔ مثبت نتائج کے لیے اللہ کا وعدہ سچّا ہے۔ تو اپنے خلاف کفّار کے اتہامات پر حفاظت طلب کر محمّد۔19، الفتح۔2 اور صبح شام اپنے ربّ کی صفتِ ربوبیّت کو وجۂ حمد و ستائش

بنانے کے لیے پوری پوری تگ وتاز کرتا رہ (55)۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۙ اِنْ فِيْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ بِبَالِغِيْهِ ۚ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿٥٦﴾

جولوگ اللہ کی آیات میں ان کے پاس کسی آئی ہوئی سند، دلیل کے بغیر، تنازعات اور جھگڑے نکالتے رہتے ہیں المومن۔35، یقیناً ان کے دلوں میں اقتدار کی خواہش ہے جو یہ کبھی نہ پاسکیں گے۔ سو، تو اُے رسول ﷺ! ایسے زُعمِ اقتدار سے محفوظ رہنے کے لیے اللہ کی پناہ مانگتا رہ۔ وہ یقیناً سننے والا اور بصیرت رکھنے والا ہے (56)۔

لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٥٧﴾

انسانوں کی تخلیق کی نسبت کائنات کی تخلیق ایک Gigantic work ہے۔ لوگوں کی اکثریّت اس حقیقت کو سمجھتی نہیں (57)۔

وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۥ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَلَا الْمُسِيْٓءُ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٥٨﴾

اندھا اور بینا، برابر نہیں ہوتے۔ فاطر۔19 اور نہ مومنین اور صلاحیّت پرور کام کرنے والے ناہمواریاں پیدا کرنے والوں کے برابر ہوسکتے ہیں ص۔28۔ بہت تھوڑے لوگ ہیں جو ان باتوں پر غوروفکر کرتے ہیں (58)۔

اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٥٩﴾

مرنے پر فوراً یکبارگی ظہورِ نتائج کی گھڑی یقیناً آکر رہتی ہے۔ اس میں شک قطعاً نہیں۔ پھر بھی لوگوں کی اکثریّت اس پر ایمان نہیں رکھتی (59)۔

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ
ع 6 10 11 يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ ﴿٦٠﴾

تمہارے ربّ نے فرمایا، تم میرے قوانین کی اتباع کرو، میں تمہاری سعی وعمل کو نتیجہ خیز بنادوں گا۔ جولوگ

میرے احکام کی بجا آوری سے سرکشی برتتے ہیں، وہ، ذلّت کے ساتھ داخلِ جہنّم ہوتے ہیں (60)۔

اَللّٰهُ الَّذِىۡ جَعَلَ لَـكُمُ الَّيۡلَ لِتَسۡكُنُوۡا فِيۡهِ وَالنَّهَارَ مُبۡصِرًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوۡ فَضۡلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا يَشۡكُرُوۡنَ ۝۶۱

وہ اللہ ہی ہے جو تمہارے لیے رات کو وجود میں لایا تاکہ تم اس میں سکوں پذیر ہوسکو اور دن کو کسبِ معاش کے لیے روشن بنایا النّبا۔11-10۔ اللہ تو انسانوں کو معاشی خوشحالیاں عطا کرنے والا ہے لیکن اکثر لوگ احسان مندی کے جذبات کا اظہار نہیں کرتے (61)۔

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمۡ خَالِقُ كُلِّ شَىۡءٍ ۘ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۖ فَاَنّٰى تُؤۡفَكُوۡنَ ۝۶۲

یہ ہے تمہارا اللہ، تمہاری نشوونما کرنے والا، ہر شئے کا خالق۔ اس کے سوا، کوئی اور الٰہ نہیں ہے جس کا غلبہ و اقتدار قبول اور جس کے قانون کی اطاعت کی جائے۔ تو تم کدھر پھرے جاتے ہو؟ (62)۔

كَذٰلِكَ يُؤۡفَكُ الَّذِيۡنَ كَانُوۡا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجۡحَدُوۡنَ ۝۶۳

اسی طرح وہ لوگ بھی جو اللہ کی آیات کا دانستہ انکار کرتے تھے، اپنی جہت سے پھر جاتے تھے (63)۔

اَللّٰهُ الَّذِىۡ جَعَلَ لَـكُمُ الۡاَرۡضَ قَرَارًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّصَوَّرَكُمۡ فَاَحۡسَنَ صُوَرَكُمۡ وَرَزَقَكُمۡ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمۡ ۖۚ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۝۶۴

اللہ ہی ہے جس نے زمین کو تمہارے لیے عارضی جائے قیام اور فضائے کائنات کو چھت بنایا اور تمہاری ایسی صورت گری کی جو مکمل توازن اور اعتدال لیے ہوئے ہے اور تمہیں پاکیزہ اااور انسانی طبائع کے لیے کیف اندوز رزق عطا فرمایا۔ یہ ہے تمہارا اللہ، تمہاری نشوونما کرتے ہوئے تکمیل کی طرف لے جانے والا۔ لہٰذا، سرچشمۂ نشوونما و استحکام ہے وہ اللہ جو عالم گیر انسانیت کی ربوبیّت

کا ضامن ہے (64)۔

هُوَ الْحَيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝٦٥

وہ ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے۔ اس کے سوا اور کوئی الٰہ نہیں۔ اس کا اقتدار تمام کائنات پر چھایا ہوا ہے اور جس کی عظمتوں کے سامنے انسانی عقل وادراک متحیّر رہ جاتے ہیں سو، خالص اُسی کی اطاعت اور فرماں پذیری کرتے ہوئے اُسی کو پکارو۔ ستائش وتحسین صرف اللہ ہی کے لیے سزاوار ہے جو عالم گیر ربوبیّتِ انسانیہ کا ضامن ہے (65)۔

قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَمَّا جَآءَنِيَ الْبَيِّنٰتُ مِنْ رَّبِّيْ ۫ وَاُمِرْتُ اَنْ اُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝٦٦

اے رسول ﷺ! تُو کہہ دے مجھے تو جب کہ میرے پاس میرے ربّ کی طرف سے وحی کے واضح دلائل آچکے ہیں، اُن کی اطاعت سے منع کر دیا گیا ہے جن کو تم اللہ کو چھوڑ کر مدد کے لیے پکارتے ہو۔ اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں عالم گیر انسانیّت کی ربوبیّت کرنے والے کے قوانین کے آگے اپنی ذات کو جھکائے رکھوں (66)۔

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُوْنُوْا شُيُوْخًا ۚ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى مِنْ قَبْلُ وَلِتَبْلُغُوْٓا اَجَلًا مُّسَمًّى وَّلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝٦٧

وہی ہے جس نے تمہیں طویل مراحل کے بعد مٹّی سے پیدا کیا الاحزاب۔12، فاطر۔11، الصّٰفّٰت۔11 صٓ۔71۔ پھر نطفہ سے، پھر گوشت کے لوتھرے سے الحج۔5، اَلْقِيٰمَة۔38، العلق۔2۔ پھر تمہیں بچّے کی صورت میں رحمِ مادر سے باہر لاتا ہے کہ تم اپنی جوانی کو

پہنچتے ہو اور بعد ازاں بڑھاپے کو پہنچ جاتے ہو۔ اور تم میں سے بعض کو پہلے ہی وفات دے دی جاتی ہے کہ تم قانون کے مطابق مقرّ رہ مدّت کو پہنچ جاتے ہو۔ تا کہ تم ان مراحلِ زندگی پر غور و تدبّر کرو اج۔5، المومنون۔14، اَلْقِيٰمَۃ۔38-37 (67)۔



ع 7 8 12 هُوَ الَّذِىْ يُحْىٖ وَيُمِيْتُ ۚ فَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝٦٨

وہی زندگی عطا کرتا ہے اور وہی موت سے ہمکنار کرتا ہے۔ جب وہ کسی شئے کی تخلیق کا فیصلہ کر لیتا ہے تو فرما دیتا ہے کہ ''وجود میں آجا'' لہٰذا وہ وجود میں آنا شروع ہو جاتی ہے البقرہ۔117، آلِ عمران۔59-47، یٰسین۔82، الانعام۔73، اَلنَّحل۔40، مریم۔35، (68)۔

معانقة 13 اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ ۭ اَنّٰى يُصْرَفُوْنَ ۝٦٩

کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو اللہ کی آیات میں جھگڑے نکالتے رہتے ہیں۔ یہ کس طرح بھٹک جاتے ہیں (69)۔

الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِالْكِتٰبِ وَبِمَآ اَرْسَلْنَا بِهٖ رُسُلَنَا ۛ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝٧٠

یہ وہ لوگ ہیں جو کتاب کو یعنی قرآن کو جھٹلاتے ہیں اور اُن کتب کو بھی جنہیں ہم نے رسولوںؑ کے ساتھ بھیجا۔ وہ اس تکذیب کا انجام عنقریب جان لیتے ہیں (70)۔

اِذِ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلٰسِلُ ۭ يُسْحَبُوْنَ ۝٧١

جب ان کی گردنوں میں طوق اور زنجیریں ہوتی ہیں۔ انہیں گھسیٹ کر لے جایا جاتا ہے (71)۔

فِي الْحَمِيْمِ ۬ ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُوْنَ ۝٧٢

کھولتے ہوئے پانی میں، پھر وہ دوزخ کی آگ میں جھونک دیئے جاتے ہیں (72)۔

ثُمَّ قِيْلَ لَهُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ﴿۷۳﴾ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا بَلْ لَّمْ نَكُنْ نَّدْعُوْا مِنْ قَبْلُ شَيْـًٔا ؕ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۴﴾

پھر ان سے پوچھا جاتا ہے کہ کہاں ہیں وہ جن کو تم اللہ کو چھوڑ کر اس کا شریک ٹھہرایا کرتے تھے۔ وہ جواب میں کہتے ہیں کہ وہ ہم سے غائب ہوگئے، بلکہ ہم اس سے پہلے کسی کو بھی مدد کے لیے نہیں پکارتے تھے۔ یوں، اللہ کافروں کو ہلاک کرتا ہے (73-74)۔

ذٰلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَفْرَحُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَمْرَحُوْنَ ﴿۷۵﴾

یہ ہلاکت اس وجہ سے تھی کہ تم زمین پر اکڑ کر چلتے اور اتراتے، ناز کیا کرتے تھے جس کا تمہیں کوئی حق نہیں پہنچتا تھا (75)۔

اُدْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۷۶﴾

اب جہنّم کے دروازوں سے داخل ہو جاؤ۔ وہاں ہمیشہ رہو گے۔ تکبّر کرنے والوں کے لیے یہ بدترین قیام گاہ ہے (76)۔

فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ﴿۷۷﴾

اے رسول ﷺ! تُو اپنے مشن کے حصول کی خاطر ثابت قدمی سے عمل پیرا رہ۔ اللہ کا، اعمال کے نتائج کا وعدہ، یقیناً سچّا ہے۔ خواہ ہم تجھے اس سزا میں سے کچھ حصّہ دکھا دیں جس سے انہیں ڈرایا جاتا رہا یونس۔46، المومنون۔95، الزُّخرُف۔42، یا اس سے پہلے ہی تجھے وفات دے دیں، یہ بچ کر کہیں جا نہیں سکتے۔ انہیں ہمارے قانونِ مکافات کی طرف ہی لوٹ کر آنا ہے (77)۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا

ہم نے تجھ سے پہلے بھی رسول بھیجے تھے۔ ان میں سے

عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ؕ وَمَا كَانَ
لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ
قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ ۟ع ۷۸

ع 8 10 13

بعض کا ہم نے تجھ سے تذکرہ کیا ہے اور بعض کا نہیں۔ کسی رسولؑ کے اختیار میں نہیں تھا کہ وہ کوئی آیت اللہ کے حکم کے بغیر لے آئے۔ جب اللہ کا قانون آجاتا ہے تو عدل وانصاف کے مطابق فیصلہ کردیا جاتا ہے۔ اُس وقت، باطل پر چلنے والے سراسر نقصان میں رہ جاتے ہیں (78)۔

اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ لِتَرْكَبُوْا مِنْهَا وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۟۷۹

اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لیے مویشی پیدا کیے تاکہ تم ان میں کسی پر سواری کرو اور بعض کو تم کھاتے بھی ہو اَلنَّحل۔5 (79)۔

وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوْا عَلَيْهَا حَاجَةً فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ۟ؕ۸۰

ان میں، تمہارے لیے منفعتیں ہیں تاکہ تم ان پر سامان وغیرہ لاد کر منزلِ مقصود تک پہنچ جاؤ اور تم ان پر اور، کشتیوں پر سوار ہوکر چلتے پھرتے ہو اَلنَّحل۔7 (80)۔

وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ ۖ فَاَيَّ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُنْكِرُوْنَ ۟۸۱

یوں وہ تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے جن سے تمہاری توجّہ اس کے قانون کی طرف منعطف ہوجائے۔ تو تم اللہ کی کون کون سی نشانیوں Symbols کا انکار کرو گے؟ (81)۔

اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْهُمْ وَاَشَدَّ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۟۸۲

کیا یہ منکر لوگ، زمین میں چلتے پھرتے نہیں تاکہ یہ مشاہدہ کرلیتے کہ ان سے پہلے لوگوں کا کیا انجام ہوا۔ وہ ان سے قوّت وثروت اور زمین میں شان وشکوہ میں کہیں بڑھ کر تھے۔ جو انہوں نے کمایا جمع کیا وہ ان کے کسی کام

نہ آیا الحاقہ ۔28، الّیل ۔11، اللّھبِ ۔2 (82)۔

فَلَمَّا جَآءَتۡهُمۡ رُسُلُهُمۡ بِالۡبَيِّنٰتِ فَرِحُوۡا بِمَا عِنۡدَهُمۡ مِّنَ الۡعِلۡمِ وَحَاقَ بِهِمۡ مَّا كَانُوۡا بِهٖ يَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ﴿۸۳﴾

جب ان کے رسولؑ ان کے پاس وحی کے واضح دلائل لے کر آئے تو وہ اپنے علم پر نازاں رہے اور جس عذاب کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے، اس نے انہیں گھیر لیا (83)۔

فَلَمَّا رَاَوۡا بَاۡسَنَا قَالُوۡۤا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحۡدَهٗ وَكَفَرۡنَا بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشۡرِكِيۡنَ ﴿۸۴﴾

پھر جب انہوں نے ہمارے عذاب کو دیکھ لیا تو کہنے لگے کہ ہم یکتا Unique اللہ پر ایمان لے آئے اور جن کو ہم اللہ کا شریک ٹھہرایا کرتے تھے، ان سے بیزار ہو کر قطع تعلّق کرتے ہیں (84)۔

9 فَلَمۡ يَكُ يَنۡفَعُهُمۡ اِيۡمَانُهُمۡ لَمَّا رَاَوۡا بَاۡسَنَا ؕ سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِىۡ قَدۡ خَلَتۡ فِىۡ عِبَادِهٖ ۚ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الۡكٰفِرُوۡنَ ﴿۸۵﴾ ع 7 14

جب انہوں نے ہمارا عذاب دیکھ لیا تو ان کا ایمان ان کے کسی کام نہ آیا۔ یہی قانون ہے اللہ کا جو اس کے بندوں میں جاری و نافذ رہا ہے۔ اُس وقت، کافر سراسر گھاٹے میں رہے (85)۔

اٰیاتُھا ۵۴ (۴۱) سُوۡرَۃُ حٰمٓ السَّجۡدَة رُکُوۡعَاتُھا ۶

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

حٰمٓ ۚ ﴿۱﴾

حمید، مجید: تعریف اور ستائش کے مالک اور سامانِ ربوبیّت کو نہایت کثرت اور فراوانی سے دینے والے کا ارشاد ہے کہ الاحقاف ۔1 ۔الجاثیہ 1 ۔المومن ۔1، الشُّوریٰ ۔1، الزّخرف ۔1، الدّخان ۔1 (1)۔

تَنۡزِيۡلٌ مِّنَ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۚ ﴿۲﴾

یہ کتاب اُس ہستی کی طرف سے نازل کی گئی ہے جو

عمومی مسلسل Progressive اور ہنگامی Emergent ارتقاء کے قوانین کے مطابق ہر شئے کو سامانِ نشوونما...... سامانِ رحمت بہم پہنچانے والا ہے (2)۔

كِتٰبٌ فُصِّلَتۡ اٰيٰتُهٗ قُرۡاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوۡمٍ يَّعۡلَمُوۡنَ ۙ﴿۳﴾

یہ ایسی کتاب ہے جس کی آیات نکھار کر، الگ الگ کرکے، Distinctly بیان کی گئی ہیں۔ یہ قرآن واضح عربی زبان میں ہے اُن لوگوں کے لیے جو علم وفہم رکھتے ہیں (3)۔

بَشِيۡرًا وَّنَذِيۡرًا ۚ فَاَعۡرَضَ اَكۡثَرُهُمۡ فَهُمۡ لَا يَسۡمَعُوۡنَ ﴿۴﴾

یہ غلط طرزِ زندگی کے گھناؤنے نتائج سے آگاہ کردینے والا اور صحیح طرزِ زندگی کے اچھے نتائج کی بشارت دینے والا ہے۔ اس کے باوجود، ان میں سے اکثر لوگ اس سے روگردانی کرتے ہیں، نہ سنتے ہیں اور نہ غوروتدبّر کرتے ہیں (4)۔

وَقَالُوۡا قُلُوۡبُنَا فِىۡۤ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدۡعُوۡنَاۤ اِلَيۡهِ وَفِىۡۤ اٰذَانِنَا وَقۡرٌ وَّمِنۡۢ بَيۡنِنَا وَبَيۡنِكَ حِجَابٌ فَاعۡمَلۡ اِنَّنَا عٰمِلُوۡنَ ﴿۵﴾ الثلثة

اور کہتے ہیں جس کی طرف تو ہمیں بلاتا ہے، ہمارے دل اس کا کوئی اثر قبول نہیں کرتے۔ ہمارے کانوں میں بھاری پن ہے یعنی ہم نہیں سنتے بنی اسرائیل۔46۔ تیرے اور ہمارے مابین ایک اوٹ ہے۔ تُو اپنا کام کر، ہم اپنی مرضی کے مطابق کام کرتے رہیں گے (5)۔

قُلۡ اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ مِّثۡلُكُمۡ يُوۡحٰۤى اِلَىَّ اَنَّمَاۤ اِلٰهُكُمۡ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاسۡتَقِيۡمُوۡۤا اِلَيۡهِ وَاسۡتَغۡفِرُوۡهُ ؕ وَوَيۡلٌ لِّلۡمُشۡرِكِيۡنَ ۙ﴿۶﴾

اے رسول ﷺ! تُو بتادے کہ میں تمہاری طرح کا ہی ایک انسان ہوں، البتہ میری طرف وحی بھیجی جاتی ہے کہ تمہارا الٰہ، وہی ایک یکتا Unique الٰہ ہے۔ لہٰذا،

تم اسی کی طرف جانے والا متوازن راستہ اختیار کرو اور کسی ممکنہ لغزش کی صورت میں اسی سے حفاظت طلب کرتے رہو۔ اور مشرکوں کے لیے تو تباہی ہی ہے (6)۔

الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ۝۷

جو زکوٰۃ ...... انسانوں کی نشوونما کا سامان بہم نہیں پہنچاتے جس سے ان کی طبیعی زندگی اور اُن کی ذات کی بالیدگی Development ہو اور وہ آخرت، مستقبل کی زندگی کے منکر ہیں (7)۔

ع 1 8 15 اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ۝۸

یقیناً جو لوگ اقدارِ مطلقہ پر ایمان رکھتے ہیں اور حسن کارانہ توازن پیدا کرنے والے کام کرتے رہتے ہیں، ان کے لیے ایسا اجر ہے جو انہیں بطور استحقاق ملے گا اور منقطع نہیں ہوگا التّین ۔7 (8)۔

قُلْ اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِيْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُوْنَ لَهٗٓ اَنْدَادًا ۭ ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ۝۹

اے رسول ﷺ! ان سے پوچھو کہ تم اُس ذات کا انکار کر رہے ہو جو زمین کو دو مراحل Eras میں وجود میں لائی اور تم ہو کہ دوسروں کو اس کا ہمسر و مدِ مقابل ٹھہراتے ہو۔ یہ وہ ہستی ہے جو کائنات Physical Worlds کی ہر شئے کی نشوونما کرتے ہوئے نقطۂ آغاز سے تکمیل تک لے جاتی ہے (9)۔

وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ مِنْ فَوْقِهَا وَبٰرَكَ فِيْهَا وَقَدَّرَ فِيْهَآ اَقْوَاتَهَا فِيْٓ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ ۭ سَوَاۗءً لِّلسَّاۗىِٕلِيْنَ۝۱۰

اور اس پر پہاڑ جما دیئے الرّعد۔3، اور انہیں دوام اور استحکام عطا کر دیا اور زمین میں تمام چیزوں کے پیمانے اور اندازے مقرّر کر دیئے تاکہ ضرورت مند حیات کو

چار* Eras میں، اسکے طبیعی تقاضوں کے مطابق متوازن سامانِ نشوونما Nourishment بہم پہنچتی رہے (10)۔

ثُمَّ اسۡتَوٰۤى اِلَى السَّمَآءِ وَهِىَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلۡاَرۡضِ ائۡتِيَا طَوۡعًا اَوۡ كَرۡهًا ؕ قَالَتَاۤ اَتَيۡنَا طَآئِعِيۡنَ ۝۱۱

پھر فضائے کائنات کی طرف توجّہ فرمائی اور وہ سرتاسر دھواں سی تھی۔ اُسے، اور زمین سے فرمایا کہ رضامندی سے یا بادلِ نخواستہ، حکم کے تابع رہو۔ دونوں نے عرض کی کہ ہم بطیبِ خاطر تعمیل کے لیے حاضر ہیں الرّعد۔15 (11)۔

فَقَضٰٮهُنَّ سَبۡعَ سَمٰوَاتٍ فِىۡ يَوۡمَيۡنِ وَاَوۡحٰى فِىۡ كُلِّ سَمَآءٍ اَمۡرَهَا ؕ وَزَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنۡيَا بِمَصَابِيۡحَ ۖ وَحِفۡظًا ؕ ذٰلِكَ تَقۡدِيۡرُ الۡعَزِيۡزِ الۡعَلِيۡمِ ۝۱۲

لہٰذا، دو مراحل Eras میں لاتعداد فضائی کُرّ وں کو وجود عطا کیا اور اُن کے لیے قوانین مقرّر کر دیئے اور ہر فضائی کُرّے کے Structure میں اس کا وہ قانون بذریعہ حکمِ وحی رکھ دیا جس کے مطابق اُسے ایک نظم و ضبط کے ساتھ سرگرمِ عمل رہنا ہے۔ اور دنیا کے اوپر قریبی فضا کو ستاروں سے مزیّن کر دیا اور انہیں محفوظ کر دیا الصّٰفّٰت۔7-6۔ یہ ہے ہر شئے کا علم رکھنے والے غالب کا قانون اور پیمانے (12)۔

فَاِنۡ اَعۡرَضُوۡا فَقُلۡ اَنۡذَرۡتُكُمۡ صٰعِقَةً مِّثۡلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوۡدَ ؕ ۝۱۳

اے رسول ﷺ! اگر یہ لوگ پھر بھی ایسی ہستی کو تسلیم کرنے سے اعراض برتیں تو ان سے کہہ دے کہ میں تمہیں قوم عاد اور ثمود کو ملنے والے مہلک عذاب جیسے عذاب سے متنبہ کرتا جا رہا ہوں (13)۔

☆ چھے Eres میں سے پہلے دو Eres میں ابھی زمین پر حیات وجود پذیر نہ ہوئی تھی۔

اِذْ جَآءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ
اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ قَالُوْا لَوْ شَآءَ رَبُّنَا لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً
فَاِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝١٤

جب ان کے پاس، یکے بعد دیگرے، رسولؑ آئے کہ اللہ کے سوا کسی کے قانون کی اطاعت نہ کیا کرو تو وہ کہنے لگے کہ اگر ہمارا ربّ چاہتا تو انذار کے لیے ضرور فرشتے اتارتا۔ جو کچھ تم دے کر بھیجے گئے ہو، ہم ہرگز اس کو تسلیم کرنے والے نہیں (14)۔

فَاَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوْا فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَقَالُوْا مَنْ
اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ؕ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِىْ خَلَقَهُمْ هُوَ
اَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ؕ وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ۝١٥

سو قومِ عاد نے بھی ملک میں، بلا جواز و استحقاق حکومت قائم کر رکھی تھی اور کہتے تھے کہ ہم سے قوّت میں بڑھ کر اور کون ہے؟ کیا انہوں نے غور نہیں کیا کہ اللہ، جس نے انہیں پیدا کیا، وہ ان سے زیادہ قوّتوں کا مالک ہے۔ یہ، ہماری آئتوں کا انکار ہی کرتے رہے ہیں (15)۔

فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِىْٓ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ
لِّنُذِيْقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْىِ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَلَعَذَابُ
الْاٰخِرَةِ اَخْزٰى وَهُمْ لَا يُنْصَرُوْنَ ۝١٦

سو، ہم نے سخت سردی کے ایام میں، یخ ٹھنڈی ہوا چلا دی تا کہ اس دنیاوی زندگی میں، ہم انہیں ذلّت آمیز عذاب کا مزہ چکھائیں اور آخرت کا عذاب تو اس سے بڑھ کر ذلیل کن ہوگا۔ اور اُن کی ہرگز مدد نہیں کی جائے گی (16)۔

وَاَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَيْنٰهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰى عَلَى الْهُدٰى
فَاَخَذَتْهُمْ صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝١٧

رہے ثمود، تو ہم نے ان کی سیدھے راستے کی طرف راہنمائی کی لیکن انہوں نے ہدایت کے بدلے بصیرت کے اندھے پن کو ترجیح دی۔ سو، رُسوا کن مہلک عذاب نے انکی کرتوتوں کی وجہ سے انہیں آلیا (17)۔

ع 2 10 16 وَنَجَّيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝١٨ ع

ہم نے اُن لوگوں کو جو ایمان لے آئے تھے، محفوظ رکھا۔

وہ اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہا کرتے تھے (18)۔

وَيَوْمَ يُحْشَرُ اَعْدَآءُ اللّٰهِ اِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿۱۹﴾

اور جس وقت اللہ کے دین کے نظام کے دشمنوں کو جمع کر کے جہنّم کی آگ کی طرف ہانک کر لے جایا جاتا ہے تو وہ، وہاں روک لیے جاتے ہیں (19)۔

حَتّٰٓى اِذَا مَا جَآءُوْهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَاَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۰﴾

یہاں تک کہ جب وہ اس کے قریب پہنچتے ہیں تو اُن کے کان، ان کی آنکھیں اور ان کے بدن، ان کے خلاف گواہی دیتے ہیں۔ وہ اپنے اعمال کے باعث، خود مجسّم شاہد بن جاتے ہیں النور۔24، یٰسین۔65 (20)۔

وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا ؕ قَالُوْٓا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَّهُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۱﴾

وہ اپنے جسموں سے پُوچھتے ہیں کہ تم نے ہمارے خلاف شہادت کیوں دی؟ وہ کہتے ہیں کہ اُسی اللہ نے ہمیں قوّتِ گویائی عطا کی جس نے ہر شئے کو قوّتِ اظہار دی۔ اور اُسی نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا اور اسی کے قانون مکافات ......Law of accountability کی جانب تم لوٹ کر جا رہے ہو (21)۔

وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۲﴾

تم اس خیال سے اپنے آپ کو نہیں چھپاتے تھے کہ تمہارے کان، تمہاری آنکھیں اور تمہارے سارے جسم تمہارے خلاف گواہی دیں گے، بلکہ تم تو یہ گمان کرتے تھے کہ اللہ کو تمہارے بہت سے کاموں کا تو علم ہی نہیں ہے (22)۔

وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِيْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ اَرْدٰىكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ

تمہارے اِسی گمان نے جو تم اپنے ربّ کے بارے میں

مِّنَ الۡخٰسِرِيۡنَ ﴿۲۳﴾

کیا کرتے تھے، تمہیں تباہ و برباد کر دیا۔ سو، تم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گئے (23)۔

فَاِنۡ يَّصۡبِرُوۡا فَالنَّارُ مَثۡوًى لَّهُمۡ‌ ۚ وَاِنۡ يَّسۡتَعۡتِبُوۡا فَمَا هُمۡ مِّنَ الۡمُعۡتَبِيۡنَ ﴿۲۴﴾

اگر وہ رک جاتے پھر بھی نارِ جہنّم ہی ان کا ٹھکانا ہے۔ اور اگر وہ ناراضگی دور کر کے رضائے الٰہی چاہیں بھی تو ان کی معذرت قبول نہ ہو گی (24)۔

وَقَيَّضۡنَا لَهُمۡ قُرَنَآءَ فَزَيَّنُوۡا لَهُمۡ مَّا بَيۡنَ اَيۡدِيۡهِمۡ وَمَا خَلۡفَهُمۡ وَحَقَّ عَلَيۡهِمُ الۡقَوۡلُ فِىۡۤ اُمَمٍ قَدۡ خَلَتۡ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ مِّنَ الۡجِنِّ وَالۡاِنۡسِ‌ ۚ اِنَّهُمۡ كَانُوۡا خٰسِرِيۡنَ ﴿۲۵﴾ ع 3 7 17

ہم نے ان کے ساتھی، ان کے ساتھ چپکا رکھے ہیں جو ان پر مُستوَلی رہتے ہیں۔ وہ ان کے گذشتہ اور موجودہ اعمال کو خوبصورت بنا کے بتاتے رہتے ہیں الزُّخرف۔36۔ اور ان پر عذاب کا حکم حق ثابت ہو گیا جس طرح جِنّ و انس کی گذشتہ قوموں پر ثابت ہوا تھا۔ وہ سب بھی نقصان اٹھانے والے تھے الاحقاف۔18 (25)۔

وَقَالَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَا تَسۡمَعُوۡا لِهٰذَا الۡقُرۡاٰنِ وَالۡغَوۡا فِيۡهِ لَعَلَّكُمۡ تَغۡلِبُوۡنَ ﴿۲۶﴾

اور کفّار کہتے رہتے ہیں کہ اس قرآن کو نہ سنا کرو اور پڑھے جانے کے دوران شور مچا دیا کرو تا کہ تم ان پر غالب رہو (26)۔

فَلَنُذِيۡقَنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا عَذَابًا شَدِيۡدًا ۙ وَّلَنَجۡزِيَنَّهُمۡ اَسۡوَاَ الَّذِىۡ كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ﴿۲۷﴾

ہم کفّار کو شدید عذاب کا مزہ ضرور چکھاتے ہیں اور بد اعمالیاں جو وہ کرتے تھے ان کی بھی ہم انہیں ضرور سزا دتے ہیں (27)۔

ذٰلِكَ جَزَآءُ اَعۡدَآءِ اللّٰهِ النَّارُ‌ ۚ لَهُمۡ فِيۡهَا دَارُ الۡخُلۡدِ‌ ؕ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوۡا بِاٰيٰتِنَا يَجۡحَدُوۡنَ ﴿۲۸﴾

اللہ کے دین کے نظام کے دشمنوں کی سزا یہ نارِ جہنّم ہے۔ اسی میں، ان کے ہمیشہ رہنے کا ٹھکانا ہے۔ یہ سزا ہے اس بات کی کہ وہ ہماری آیتوں سے انکار کیا کرتے

تھے (28)۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا رَبَّنَآ اَرِنَا الَّذَيْنِ اَضَلّٰنَا مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ اَقْدَامِنَا لِيَكُوْنَا مِنَ الْاَسْفَلِيْنَ ۝٢٩

کافر کہتے ہیں کہ اے ہمارے ربّ! جنّ وانس میں سے وہ لوگ ہمیں دکھایئے جنھوں نے ہمیں بدراہ کیا۔ ہم انہیں اپنے پاؤں تلے روند ڈالیں گے تاکہ وہ ذلیل ترین لوگوں میں سے ہوجائیں (29)۔



اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝٣٠

جولوگ اس امر کا اقرار و اعلان کرتے ہیں کہ ہماری ربوبیّت کا ضامن اللہ ہے اوراس کی صفتِ ربوبیّت کو رُوبعمل لانے کے نصبُ العین پر استقامت سے جم جاتے ہیں تو ان پر ملائکہ، ملکوتی قوّتوں کا نزول ہوتا ہے جواُن کے لیے تسکینِ خاطر اور تثبیتِ قلب کا موجب بنتی ہیں اوران سے کہتی ہیں کہ کسی قسم کا خوف محسوس کرو اور نہ حُزن الاحقاف۔13 اور اُس جنّت کی بشارت لو جس کا تم سے وعدہ کیا جارہا ہے (30)۔



نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ۝٣١ ؕ

ہم اس دنیوی زندگی اور حیاتِ آخرت میں بھی تمہارے دوست ودم ساز ہیں۔ وہاں، تمہارے لیے وہ کچھ ہے جو تمہارے مرغوبِ خاطر ہے اور وہ کچھ بھی جو تم طلب کروگے (31)۔

ع 4 7 18 نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ۝٣٢ ع

یہ نعما ہیں جن سے غفور و رحیم کی طرف سے تمہاری میزبانی کی جائے گی آلِ عمران۔198 (32)۔

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا

اس شخص سے زیادہ حُسن کی مظہر بات کس کی ہوگی جس

وَّقَالَ اِنَّنِىۡ مِنَ الۡمُسۡلِمِيۡنَ۝۳۳

نے اللہ کے دین کے نظام کی طرف بلایا اور خود ایسے کام کیے جن سے اس کی مضمر صلاحیتیں بیدار ہو جائیں اور معاشرے میں حسن و توازن بھی قائم ہو جائے اور کہے کہ میں اپنی پوری ذات کو اللہ کے قوانین کے سامنے جھکائے ہوئے ہوں (33)۔

وَلَا تَسۡتَوِى الۡحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ؕ اِدۡفَعۡ بِالَّتِىۡ هِىَ اَحۡسَنُ فَاِذَا الَّذِىۡ بَيۡنَكَ وَبَيۡنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِىٌّ حَمِيۡمٌ۝۳۴

حسن و توازن اور نا ہمواری و ابتری ایک جیسے نہیں ہوتے۔ اے مخاطب! ناہمواریوں کا تدارک، حسن و توازن پیدا کرنے والے کاموں سے کرھو د۔114۔ تُو دیکھے گا کہ وہ شخص کہ تیرے اور اُس کے مابین عداوت ہے، گویا تیرا غم خوار دوست بن جائے گا (34)۔

وَمَا يُلَقّٰهَاۤ اِلَّا الَّذِيۡنَ صَبَرُوۡا ۚ وَمَا يُلَقّٰهَاۤ اِلَّا ذُوۡ حَظٍّ عَظِيۡمٍ۝۳۵

اِس حسنِ سلوک کی توفیق اُسے ہی ملتی ہے جو برائی کو حسن کارانہ انداز سے دور کرتے ہوئے استقامت سے جادۂ حق پر چلے جاتا ہے۔ تاہم، یہ توفیق بڑے ہی خوش بخت کو نصیب ہوتی ہے (35)۔

وَاِمَّا يَنۡزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيۡطٰنِ نَزۡغٌ فَاسۡتَعِذۡ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ۝۳۶

اگر شیطان --- انفرادی مفاد پرستی کا جذبہ --- ایسی بات تیرے دل میں ڈالے جس سے خرابی کا اندیشہ ہو، تو اللہ کی پناہ مانگ لیا کرا عراف۔200۔ وہ یقیناً سننے اور جاننے والا ہے (36)۔

وَمِنۡ اٰيٰتِهِ الَّيۡلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمۡسُ وَالۡقَمَرُ ؕ لَا تَسۡجُدُوۡا لِلشَّمۡسِ وَلَا لِلۡقَمَرِ وَاسۡجُدُوۡا لِلّٰهِ الَّذِىۡ خَلَقَهُنَّ اِنۡ

یہ رات اور دن، چاند اور سورج، اللہ کے قوانین کی نشانیوں Symbols میں سے ہیں۔ سورج اور چاند

كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۳۷﴾

کو سجدہ مت کرو۔ اگر تم اسی کی محکومیّت اختیار کیے ہوئے ہو تو اُس اللہ کے رُوبرُو سجدہ ریز رہو جس نے انہیں پیدا کیا ہے (37)۔

السجدۃ ۱۱

فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْـَٔمُوْنَ ﴿۳۸﴾ السجدة

اگر یہ کفّار، سجدہ ریز ہونے کے بجائے سرکشی پر اتر آئیں تو اللہ ان کا محتاج نہیں۔ تیرے ربّ کے یہاں کائناتی قوّتیں، اس کے کائناتی پروگرام کی تکمیل کے لیے دن رات، ہمہ وقت مصروفِ تگ و تاز رہتی ہیں البقرہ۔30، الزّمر۔75، المومن۔7 اور وہ کبھی بھی اکتاتی، دل برداشتہ نہیں ہوتیں (38)۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنَّكَ تَرَى الْاَرْضَ خَاشِعَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ ؕ اِنَّ الَّذِيْٓ اَحْيَاهَا لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ؕ اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۳۹﴾

اور اُسی کے قوانین کی نشانیوں میں سے تو زمین کو دیکھتا ہے کہ خشک پڑی ہوتی ہے۔ جب ہم اس پر پانی برساتے ہیں تو نشوونما پائے ہوئے سبزے سے لہلہانے لگتی ہے۔ یقیناً، اسی نے اسے حیاتِ نَو بخشی۔ وہ مردہ---عقل و شعور سے کام نہ لینے والے---انسانوں کو بھی وحی کے نور سے فعال زندگی عطا کرنے والا ہے الانعام۔123۔ وہ ہر شئے پر قدرت رکھتا ہے (39)۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا ؕ اَفَمَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ يَّاْتِيْٓ اٰمِنًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ ۙ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۴۰﴾

جو لوگ ہماری آیات کے بارے میں اعتدال کی راہ چھوڑ کر ایک جانب جھکاؤ کر لیتے ہیں Go to extreme، وہ ہم سے چھپے ہوئے نہیں ہیں۔ کیا وہ شخص جو مرنے کے بعد فوراً ظہورِ نتائج کے وقت یکبارگی اٹھا کھڑا کر کے جہنّم کی آگ میں ڈال دیا جاتا ہے، بہتر ہے یا وہ جو حفاظت

اورامن میں رہے۔جیسی تمہاری مرضی ہے کرتے رہو۔ وہ تمہارے اعمال کی بصیرت رکھتا ہے (40)۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَآءَهُمْ ۚ وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ ۙ﴿٤١﴾

جن لوگوں نے ذکر، قرآن کو، جب وہ ان کے پاس آ گیا، تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تو اس سے قرآن کی تعلیم کی Negation نہیں ہوسکتی۔ یہ، بلاشبہہ ایک ایسی کتاب ہے جس میں غالب آنے کی قوّت ہے (41)۔

لَّا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ۭ تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ ﴿٤٢﴾

باطل کسی بھی جہت وگوشے میں اس کا سامنا نہیں کرسکتا ہے Can't face it at all ۔ یہ اس ہستی کی طرف سے نازل کیا گیا ہے جو تعریف وستائش کی مالک ہے اور قانون کی حکمت اور غرض وغایت بھی بتانے والی ہے (42)۔

مَا يُقَالُ لَكَ اِلَّا مَا قَدْ قِيْلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ ۭ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ وَّذُوْ عِقَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٤٣﴾

اے رسول ﷺ! تجھے بھی وہی پیغام Message پہنچانے کے لیے کہا گیا ہے جو تجھ سے پہلے رسولوںؑ کو کہا گیا تھا الشوریٰ۔2۔ بے شک، تیرا ربّ مخالفین کی تخریب سے حفاظت عطا کرنیوالا ہے اور مخالفین کو دردناک سزا دینے والا بھی ہے (43)۔

5 ع 12 19

وَلَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِيًّا لَّقَالُوْا لَوْلَا فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ ۭ ءَاَعْجَمِيٌّ وَّعَرَبِيٌّ ۭ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ ۭ وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى ۭ اُولٰۗىِٕكَ يُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ﴿٤٤﴾ ع

اگر ہم یہ قرآن، عجمی یعنی مبہم اور غیر فصیح زبان میں بھیجتے تو یہ کفّار ضرور کہتے کہ اس کی آیتیں کھول کر کیوں بیان نہیں کی گئیں۔ کیا ممکن ہے کہ یہ قرآن، غیر عرب غیر فصیح زبان میں ہو اور واضح بھی یعنی ہر بات کو صاف

قرءة حفص بتسهيل الهمزة الثانية 12

صاف بیان کرنے والا بھی ہو؟ اے رسول ﷺ! انہیں بتا دے کہ یہ قرآن تو ایمان والوں کے لیے ہدایت اور شفا ہے۔ البتہ جو ایمان ہی نہیں رکھتے، ان کے کانوں میں بہرہ پن ہے حمٓ السَّجدہ-5۔ وہ اسے نہیں سنتے اور یہ ان پر غیر واضح اور مشتبہ رہتا ہے۔ انہیں سنانا ایسا ہی ہے گویا، انہیں کسی دور کے مقام سے ندا دی جا رہی ہو (44)۔

وَلَقَدۡ اٰتَيۡنَا مُوۡسَى الۡكِتٰبَ فَاخۡتُلِفَ فِيۡهِ‌ؕ وَلَوۡلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتۡ مِنۡ رَّبِّكَ لَقُضِىَ بَيۡنَهُمۡ‌ؕ وَاِنَّهُمۡ لَفِىۡ شَكٍّ مِّنۡهُ مُرِيۡبٍ ۝۴۵

ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو کتاب عطا کی۔ اس میں بھی اختلاف کیا گیا۔ اگر تیرے ربّ کا مہلت کا قانون پہلے سے متعیّن نہ ہو گیا ہوتا تو ان کے اعمال کے نتائج ساتھ کے ساتھ سامنے آجاتے اور ان کے مابین فیصلہ کر دیا جاتا۔ یہ اس بارے میں بے چین کر دینے والے شک میں پڑے ہوئے ہیں کہ اقدار کے مطابق ہمارے اعمال کے نتائج اب تک سامنے کیوں نہیں آرہے (45)۔

مَنۡ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفۡسِهٖ‌ۚ وَمَنۡ اَسَآءَ فَعَلَيۡهَا‌ؕ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلۡعَبِيۡدِ ۝۴۶

جو شخص حسن کارانہ توازن پیدا کرنے والے کام کرتا ہے تو اس کا فائدہ اس کی اپنی ذات کو پہنچتا ہے اور جو ناہمواریاں پیدا کرتا ہے تو اس کا وبال بھی اسی کی ذات پر پڑتا ہے الجاثیہ-15۔ تیرا ربّ، بندوں کے اعمال میں کمی بیشی کرنے والا ہرگز نہیں (46)۔